© rasailojaraid.com

کہ ایسی باتیں کرنے والے تو گورستانوں کی زینت بن گئے ...... ہا ہا ، یوں نہیں کہتیں کہ تہذیب نو نے بساط اُلٹ دی ہے ، قبل از اسلام کی تہذیب و تعلیم کہ تمہارے بڑوں کے سبب گورستانوں کی زینت تھی آج تمہارا مقدر ہے اور تمہارے بڑے گورستانوں کی زینت ــــــ ؟ تم مجھے پُوچھتی ہو ، میں کون ہوں ــــ ؟ میں کیوں کر بتلاؤں کہ جب تم بھول جانے کی ماہر ؟ کچھ فائدہ ! مجھے بد عادت ہے ، کیسی ؟ تمہاری بولی میں " دخل درمعقولات " کی اینٹی کیٹس کے سخت خلاف ! ہے نا ! بس یونہی چلا آیا ــــ سوچا شاید پھر پھیرا نہ لگے ، کالجوں والوں کے پاس ہمارا کیا کام بی بی ــــ ؟

ع افسوس کہ فرعون کو کالج کی نہ سُوجھی ــــ میں کہتی ہوں ...... تم ، یعنی ــــ ! نہ نہ بی بی ! یہ مصرعہ ــــ خُدا کی قسم میرا نہیں ، ناراض نہ ہو ، ہاں بس ایک بات ــــ پر نہیں مجھے چلنا ہی چاہیئے ۔ اچھا ، خدا حافظ ! ارے میاں نام تو بتایا ہوتا ! (دُور سے ٹوٹتی آواز) نایاب نہیں کمیاب .... ! عجیب بات ہے " نایاب نہیں کمیاب " ؟ اچھا خیر تقریر خُوب تھی اُس کی بالکل میرے مطلب کی ہمیں مطلب سے مطلب ! پر پھر بھی کون تھا وہ ــــ ؟ جس کی سچی اور کھری باتوں کے نشتر ابھی بھی میرے جسم اور میری رُوح میں پیوست تھے ــــ آہ ! میں اسے نہ جان سکی ، قریب تھا کہ حیرت کی جگہ حسرت لے لیتی کہ معاً عنانِ خیال ، حضرتِ اقبالؒ کی طرف مُڑ گئی ، مگر سطحِ ذہن پر اُبھرنے والے اس شعر نے ڈُوبتی نیا کو کنارا دے دیا ؎ رہے نہ رُوح میں پاکیزگی تو ہے ناپید

ضمیرِ پاک و خیالِ بلند و ذوقِ لطیف

حرفِ آخر

مَن ارتدّ فاقتلوہ

جو مُرتد ہو جائے اُسے قتل کر دو !

ارشادِ رسولِ کریم علیہ التحیۃ والتسلیم

مُطالبہ

مُرتد کی کم سے کم سزا موت مقرر کی جائے (تحریکِ تحفظِ ختمِ نبوت پاکستان)

© rasailojaraid.com